مناجات و دعا، حمد و نعت، نظم اور ترانوں کا نادر و نایاب گلدستہ

حمدِ خدا جَلَّ وَعَلَا

و

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرتب
مفتی ظہیر ابن نصیر انصاری

(امام و خطیب مسجد بیت الجلیل، مالیگاؤں)

طابع و ناشر مکتبۂ نصیر الاسلام، مالیگاؤں

مناجات و دعا، حمد و نعت، نظم اور ترانوں کا نادر و نایاب گلدستہ

حمدِ خدا جلّ وعلا
و
نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

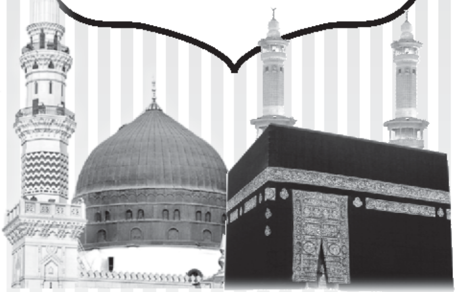

مرتب
مفتی ظہیر ابن نصیر انصاری
(امام و خطیب مسجد بیت الجلیل، مالیگاؤں)

طابع و ناشر مکتبہ نصیر الاسلام، مالیگاؤں

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : حمدِ خدا جل وعلا نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرتب : مفتی ظہیر ابن نصیر انصاری

طابع وناشر : مکتبۂ نصیر الاسلام، مالیگاؤں

کل صفحات : 64

تعداد اشاعت : 2000

سن اشاعت : جمادی الاولی ۱۴۴۳ھ مطابق دسمبر ۲۰۲۱ء

قیمت : ۲۵/روپئے

کمپوزنگ : رضوان حارث، اعظم پورہ، مالیگاؤں 9270315468

رابطہ کے لیے

(۱) مفتی ظہیر احمد نصیر ملی (امام وخطیب مسجد بیت الجلیل مالیگاؤں) 8623925611

(۲) حضرت مولانا زبیر احمد ندیمی ملی صاحب (معہد ملت کیمپس، مالیگاؤں) 9922859323

(۳) مفتی محمد فیضان صاحب ملی ندوی (امام وخطیب نذیریہ مسجد، مالیگاؤں) 8208467577

(۴) حافظ محمد حذیفہ ملی صاحب (متعلم معہد ملت، مالیگاؤں) 8149778879

فہرست

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
الف	فہرست	3
ب	عرض مرتب	6
1	ہوا و حرص والا دل بدل دے	8
2	عزم محکم عطا کر خدایا	9
3	اپنے مالک کا میں نام لے کر	10
4	میں بھی روزے رکھوں گا	11
5	آغاز ہمارے کاموں کا	13
6	ادراک سے پرے ہے	14
7	ہر انسان کے ہونٹوں پہ ہے	15
8	میرے مولیٰ تیرا ثانی نہیں	17
9	حمد و ثنا ہو تیری	19
10	حمد و نعت	21

11	کسی مجلس میں جب نعت شہ عالم	23
12	ہر دم درودِ سرورِ عالم کہا کروں	25
13	میانہ قد سفید و سرخ جسم سرورِ عالم	26
14	کھجوروں کے چھپر کے حجرے کا باسی	28
15	جہاں روضۂ پاک خیر الوریٰ ہے	29
16	زباں معطر ہے دل منور	30
17	مرے مصطفی کا ہمسر	31
18	کیوں چاند میں کھوئے ہو	32
19	وہ حبیب رب انام ہے	33
20	عرش کی بلندی سے	34
21	وہ جس کے لیے محفل کونین سجی ہے	35
22	کفر ہوا انجان نبی کی نگری میں	38
23	میں اگر مدینہ کی خاک کا ذرہ ہوتا	37
24	مدینہ کا سفر ہے اور میں نمدیدہ نمدیدہ	38
25	ہرا گنبد جو دیکھوے گے	39

26	دل میں عشق نبی کی ہوا یسی لگن	40
27	حسبی ربی جل اللہ	41
28	میں تو امتی ہوں	42
29	خلق کے سرور شافع محشر	44
30	پہلے عمل میں ان کی اثر پروئی کرو	45
31	آپ کی شان ہے وہ شان رسول عربی	46
32	کعبے پہ پڑی جب پہلی نظر	47
33	فاصلوں کو تکلف ہے ہم سے اگر	48
34	نبی آتے رہے آخر میں نبیوں کے امام آئے	49
35	لگتا نہیں ہے دل مرا اجڑے دیار میں	50
36	ترانہ دارالعلوم دیوبند	52
37	ترانہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ	53
38	ترانہ معہد ملت، مالیگاؤں	58
39	مدارس کی حقیقت (ملا ہمیشہ چاہت کا پیغام)	63

عرضِ مرتب

ہم انسانوں بطورِ خاص مسلمانوں کے سب سے بڑے محسن کی وہ ذات گرامی ہے جس کا سارے عالم میں کوئی ثانی نہیں ہے۔اس کی تعریف بیان کرنے کو ''حمد'' کہتے ہیں اور آپ کے بعد وہ ہستی ہے جن کے لیے یہ بزم جہاں سجائی گئی ہے۔جنہیں سید الاولین والآخرین کے لقب سے ملقب کر کے ساقئ کوثر و شافع محشر کا اعزاز عطا کیا گیا ہے۔آپ وہی ہیں جن کے سر اقدس پر ختم نبوت کا تاج رکھا گیا ہے۔اس رحمۃ للعالمین کی مدح سرائی کرنے کو نعت کہتے ہیں اور حمد و نعت کبھی نثر کی صورت میں اور کبھی نظم کی شکل میں ہوتی ہیں۔لیکن منظوم حمد و نعت نثری حمد و نعت سے زیادہ دلکش اور دلچسپ ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ جان نثارانِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی نثری حمد و نعت کے ساتھ ساتھ منظوم حمد و نعت کا ایک ایسا گرانقدر ذخیرہ اپنے پیچھے چھوڑا ہے جو بعد والوں کے لیے مشعل راہ کی مانند ہے قصیدۂ حضرت حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ اسی مشعل راہ کا مظہر ہے جس کو پڑوسی ملک کے شاعر عبدالسمیع ارشد نے اردو کے قالب میں بڑے عمدہ انداز میں ڈھالا ہے۔ان میں سے چند عربی اشعار مع اردو ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

وأحسن منك لم تر قط عين　　واجمل منك لم تلد النساء
خلقت مبرّاً من كل عيب　　كأنك قد خلقت كما تشاء

جہاں میں ان سا چہرہ ہے نہ ہے خندہ جبیں کوئی
ابھی تک جن سکیں نہ عورتیں ان سا حسیں کوئی

نہیں رکھی ہے قدرت نے مرے آقا کمی تجھ میں
جو چاہا آپ نے مولیٰ وہ رکھا ہے سبھی تجھ میں

منظوم حمد ونعت کا یہ زرین سلسلہ آج بھی بحمد اللہ اپنی شان کے ساتھ باقی ہے اور ان شاء اللہ تا قیامِ قیامت باقی رہے گا اس لیے کہ حمد ونعت ہر صاحب ایمان کے دل کا نور وسرور اور اس کے درد کی دوا ہے چنانچہ ہر زمانہ میں قادر الکلام شعراء عربی اردو اور فارسی وغیرہ زبانوں میں حمد و نعت رقم کر کے اپنا نام عشاق نبی میں شامل کرتے رہے ہیں اور ان حمد ونعت کو خود انہوں نے یا کسی عاشق رسول نے اکٹھا کر کے کتاب کی شکل میں شائع کر کے امت کو بیش بہا تحفہ دے کر عظیم خدمت انجام دی ہے۔ زیر نظر حمدِ خدا ونعتِ جلَّ وعلا ورسول مقبول ﷺ نامی کتاب اسی سلسلہ کی ایک قیمتی کڑی ہے۔ جس میں حمد ونعت کے علاوہ مناجات و دعا، نظم اور دار العلوم دیوبند، دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ اور معہد ملت مالیگاؤں کے ترانے بھی شامل ہیں۔ مجھے امید ہے کہ میری یہ کاوش دیگر مطبوعات کی طرح پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی جائے گی نیز بارگاہ خداوندی میں یہ استدعا ہے کہ اللہ رب العزت اس کتاب کو حمد ونعت لکھنے والے شعرائے کرام، مرتب اور اس کے مشفق ومہربان والدین و اساتذہ کرام بالخصوص استاذ محترم حضرت مولانا زبیر احمد ملی ندیمی صاحب دامت برکاتہم جنہوں نے کتاب کی پروف ریڈنگ کے ساتھ ساتھ اپنے والد بزرگوار جناب عبد السلام ندیم ریاضی کی لکھی ہوئی نعت بھی عطا فرمائی سبھوں کے لیے باعث نجات، توشۂ آخرت اور حضور ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

۲؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۳ھ

ظہیر ابن نصیر انصاری

۱ مناجات

ہوا و حرص والا و دل بدل دے — مرا غفلت میں ڈوبا دل بدل دے
بدل دے دل کی دنیا دل بدل دے — خدایا فضل فرما دل بدل دے
گنہگاری میں کب تک عمر کاٹوں — بدل دے میرا رستہ دل بدل دے
سنوں میں نام تیرا دھڑکنوں میں — مزہ آجائے مولیٰ دل بدل دے
کروں قربان اپنی ساری خوشیاں — تو اپنا غم عطا کر دل بدل دے
ہٹالوں آنکھ اپنی ماسواء سے — جیوں میں تیری خاطر دل بدل دے
سہل فرما مسلسل یاد اپنی — خدایا رحم فرما دل بدل دے
پڑا ہوں تیرے در پہ دل شکستہ — رہوں کیوں دل شکستہ دل بدل دے

مری فریاد سن لے میرے مولیٰ
بنالے اپنا بندہ دل بدل دے

☆......☆......☆

۲ دعا

عزم محکم عطاء کر خدایا حوصلوں کو نئی زندگی دے
سر اٹھائے ہیں ہر سو اندھیرے اب چراغوں کو تو روشنی دے
اے خدا جو بھی ہے سب ترا ہے ساری قدرت بھی عظمت بھی تیری
جان و ایمان سب کچھ ترا ہے موت بھی تیری اور زیست تیری
بس سلامت رکھ ایماں ہمارا اور ہمیں تو تری بندگی دے
عزم محکم عطا کر خدایا حوصلوں کو نئی زندگی دے
تو جو چاہے تو اے میرے آقا کام دنیا کے بنتے رہیں گے
آگ میں پھول کھلتے رہیں گے راہ دریا میں رستے ملیں گے
تیری قدرت میں کیا کچھ نہیں ہے بس ہمیں تو اسی کا یقیں دے
عزم محکم عطا کر خدایا حوصلوں کو نئی زندگی دے
علم بھی دے شعور عمل دے سچ کو پہچان لیں وہ فہم دے
دہن اسلام پر گامزن ہوں اے خدا ہم کو وہ بال و پر دے
ہوں نہ محتاج ہم پھر کسی کے خود کفیلی کی وہ زندگی دے
عزم محکم عطا کر خدایا حوصلوں کو نئی زندگی دے

۳ دعا

اپنے مالک کا میں نام لے کر بزم کی ابتداء کر رہا ہوں
یا خدا آبرو رکھ مری تو، تیری حمد و ثناء کر رہا ہوں

تو جو چاہے تو بن جائے قسمت، میرے سجدوں کی کیا ہے حقیقت
تیری چوکھٹ پہ سر کو جھکا کر، فرض اپنا ادا کر رہا ہوں

میں نے دنیا کا دیکھا نظارہ المدد کہہ کے میں نے پکارا
مجھ کو اپنی پناہوں میں رکھنا بس یہی التجا کر رہا ہوں

آج محفل میں بیٹھے ہیں جتنے سب کے دل کی تمنا ہو پوری
سب کو حاجی بنا دے تو مولا، میں تڑپ کر دعا کر رہا ہوں

اپنے محبوب کا در دکھا دے میرا سویا مقدر جگا دے
لطف دنیا کو لے آج سے میں، اپنے دل سے جدا کر رہا ہوں

☆......☆......☆

۴ دعا

میں بھی روزے رکھوں گا یا اللہ توفیق دے
نمازیں پڑھنے جاؤں گا یا اللہ توفیق دے
میں بھی تو مسلماں ہوں چھوٹا سا ہوں لیکن
حکم تیرا یارب میرے لیے بھی ہے
میں بھی روزے رکھوں گا یا اللہ توفیق دے
نمازیں پڑھنے جاؤں گا یا اللہ توفیق دے
روزے اگر مومن رکھے ثواب کی نیت سے
تراویح اگر مومن پڑھے ثواب کی نیت سے
مٹتے گناہ اس کے پچھلے سارے
یہ پروانہ یارب میرے لیے بھی ہے
میں بھی روزے رکھوں گا یا اللہ توفیق دے
نمازیں پڑھنے جاؤں گا یا اللہ توفیق دے

ذکر تلاوت سے خدایا قرب تیرا پاؤں
زہد و سخات سے خدایا لطف تیرا پاؤں
نیکیوں کا موسم ہے یہ کیوں نہ حصّہ ڈالوں
جنت کا سودا یارب میرے لیے بھی ہے
میں بھی روزے رکھوں گا یا اللہ توفیق دے
نمازیں پڑھنے جاؤں گا یا اللہ توفیق دے
مغفرت مانگو روحانی رب سے تم دن رات
کرتا جہنم سے وہ بری بندوں کو ہے لاتعداد
میرے بھی گناہ بہت ہیں دے مجھ کو نجات
معافی کا اعلان میرے لیے بھی ہے
میں بھی روزے رکھوں گا یا اللہ توفیق دے
نمازیں پڑھنے جاؤں گا یا اللہ توفیق دے

☆......☆......☆

۵ ترجمہ سورۂ فاتحہ

آغاز ہمارے کاموں کا ہے نام سے تیرے جگ داتا
تو رحم و کرم کا سرچشمہ ہے فیض ترا ہی لہراتا
سب حمد تجھے ہی زیبا ہے تو رب ہے سارے جہانوں کا
سب سورج چاند ستاروں کا سب جانوں کا بے جانوں کا
بے تاہ سمندر رحمت کا سر چشمہ مہرو محبت کا
خالق ہے عمل کی قوت کا مالک ہے روزِ قیامت کا
ہم بندے ہیں تیرے اے داتا تیری ہی عبادت کرتے ہیں
توفیق اطاعت جوشِ عمل کی تجھ سے چاہت کرتے ہیں
ہر راہ دکھا اس منزل کی جو منزل فتح و نصرت ہے
اسلاف نے جس پر چل کر پائی دونوں جہاں کی نعمت ہے
وہ راہ نہ ہو گمراہوں کی جو تیرے غضب میں آئے ہیں
ناکامی اور ہلاکت کے دکھ درد جنھوں نے پائے ہیں

٦ حمد باری تعالیٰ

ادراک سے پرے ہے یا رب مقام تیرا
ہر سمت ضوفشاں ہے روشن نظام تیرا
چڑیا چہک چہک کر گاتی ہے حمد تیری
چشمے سنا رہے ہیں دلکش پیام تیرا
ہر پھول کی مہک میں تیرے کرم کی خوشبو
باد صبا کے لب پر پیارا ہے نام تیرا
خورشید، ماہ و انجم جلوہ نما ہیں تیرے
راحت فضا ہے کتنا انعام عام تیرا
ہو شام لعل افشاں یا صبح روح افزا
ہر رنگ میں عیاں ہے دلکش نظام تیرا
یارب بنیں نہ کیوں ہم توحید کے فدائی
نظمِ جہاں میں یکساں ہے انتظام تیرا
اپنی رضا سے یارب تو فیضیاب کر دے
صادقؔ ہے یا الٰہی ادنیٰ غلام تیرا

۷ حمد باری تعالیٰ

ہرانساں کے ہونٹوں پر ہے مالک تیرا نام
حمد کیا کرتی ہے دنیا تیری صبح و شام
مکڑی جالا تان کے تیری حمد کیا کرتی ہے
ہر چڑیا تیرے دانوں سے پیٹ اپنا بھرتی ہے
پتھر کے اندر کیڑوں کو رزق تو ہی پہنچائے
چاند تیرا ، آکاش تیرا اور تیری ہی دھرتی ہے
جو کچھ ہے سب کچھ تیرا ہے، ہم ہیں تیرے غلام
حمد کیا کرتی ہے دنیا تیری صبح و شام
جو کچھ ہے سب کچھ تیرا ہے ہم ہیں تیرے غلام
حمد کیا کرتی ہے دنیا تیری صبح و شام
تسبیحوں کے دانے میں تو کیسے مل پائے گا
جنگل یا ویرانوں میں تو کیسے مل پائے گا

اپنے دل سے ہٹ کر تجھ کو جو بھی ڈھونڈ رہے ہیں
ہم کو ان نادانوں میں تو کیسے مل پائے گا
شہ رگ سے نزدیک ہے تو ،سوچوں میں تیرا مقام
حمد کیا کرتی ہے دنیا تیری صبح و شام
ہر انساں کے ہونٹوں پر ہے مالک تیرا نام
حمد کیا کرتی ہے دنیا تیری صبح و شام
ہم بندوں پر فرض نہ ہوگی کیسے عبادت تیری
سانسیں تیری دھڑکن تیری ہر اک حرکت تیری
نبض کی کشتی چلتی رہے گی جب تک تو چاہے گا
ہم کو اک دن لوٹانا ہے تجھ کو امانت تیری
موت کی شکل میں تو پہنچائے ہم سب کو آرام
حمد کیا کرتی ہے دنیا تیری صبح و شام
ہر انساں کے ہونٹوں پر ہے مالک تیرا نام
حمد کیا کرتی ہے دنیا تیری صبح و شام

۸ حمد باری تعالیٰ

مرے مولا ترا ثانی نہیں سارے زمانے میں
تو ہی ہے قادر مطلق سدا اس کارخانے میں

نہ تجھ کو اونگھ آتی ہے نہ تجھ کو نیند آتی ہے
کہ پھر بھی مرضی تیری ساری دنیا کو سلانے میں

سبھی سونے سے اٹھتے ہی تری تسبیح کرتے ہیں
ہے کیسی پر اثر دعوت مؤذن کے جگانے میں

تری حمد و ثنا کرتے ہیں طائر اپنی بولی میں
کہ تو ہی تو کے گن گاتے ہیں یہ سب چہچہانے میں

سلیماں کو جہاں پر تو نے ہی بادشاہی دی ہے
کہ تو ہی تھا اس کے عالی تخت کو اوپر اڑانے میں

ہیں کرتے رات دن تیری بغاوت یہ تیرے بندے
لگا ہے پھر بھی تو سب کو جہنم سے چھڑانے میں

خدایا معاف کر دے تو فوزانؔ کی ہوئی خطائیں سب
کہ تیرا حق ادا نہ کر سکا وہ اس ترانے میں

مرے مولیٰ ترا ثانی نہیں سارے زمانے میں
تو ہی ہے قادر مطلق سدا اس کارخانے میں

☆......☆......☆

۹ حمد و مناجات

(منظوم ترجمہ سورہ فاتحہ)

حمد و ثنا ہو تیری کون و مکان والے
اے رب ہر دو عالم دونوں جہان والے
تو سب پہ مہرباں ہے رحمٰن نام تیرا
بندے ہیں تجھ پہ قرباں رحمت کی شان والے
یومِ جزا کے مالک خالق ہمارا تو ہے
سجدے ہیں تجھ کو کرتے تیری ہی جستجو ہے
امداد چاہیں تجھ سے سب کا سہارا تو ہے
بس تیری بارگہ میں میری یہ آرزو ہے
رستہ دکھا دے سیدھا رستہ دکھانے والے
وہ راستہ دکھا تو پروردگار عالم

جس پر چلا کیے ہیں پرہیزگارِ عالم
نعمت تھی جن کو ملتی تجھ سے نگارِ عالم
اور نام جن کا اب تک ہے یادگارِ عالم
تیری نظر میں ٹھہرے جو عز و شان والے

معتوب ہیں ترے اے خالق یگانہ
گم راہ ہوئے جو تجھ سے اے صاحب زمانہ
ہم عاجزوں کو یارب ان کی نہ راہ چلانا
کر رحم اتنا اب تو اے قادر و توانا

مقبول یہ دعا ہو اے لامکان والے
اے رب ہر دو عالم دونوں جہان والے

☆......☆......☆

۱۰ حمد باری ونعت پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ثناء اس کی جسے دنیا کا پالن ہار کہتے ہیں
سلام اس پر جسے کونین کا سردار کہتے ہیں

ثناء اس کی کیے جس نے زمین و آسماں پیدا
سلام اس پر ہوا جس کی بدولت یہ جہاں پیدا

ثناء اس کی جھلکتا ہے جو روشن چاند تاروں میں
سلام اس پر مہکتا ہے جو اپنے جاں نثاروں میں

ثناء اس کی ہے جس کا ذکر تپتی دھوپ میں سایہ
سلام اس پر جو بن کے رحمتُ للعالمیں آیا

ثناء اس کی جو خالق اور مالک ہے زمانے کا
سلام اس پر زمانہ منتظر تھا جس کے آنے کا

ثناء اس کی جو سب اچھے بروں کو رزق دیتا ہے
سلام اس پر جو لوگوں کے دلوں کو موہ لیتا ہے

ثناء اس کی دکھوں میں سب ہی جس کا نام لیتے ہیں
سلام اس پر کہ جس کے نام پر ہم جان دیتے ہیں
ثناء اس کی پرندے جس کے نغمے روز گاتے ہیں
سلام اس پر فرشتے جس کے در پہ آتے جاتے ہیں
ثناء اس کی جو بنجر کھیت میں غلہ اگاتا ہے
سلام اس پر جو بھوکا رہ کے اوروں کو کھلاتا ہے
ثناء اس کی جو ماؤں سے زیادہ رحم والا ہے
سلام اس پر جو اُمّی ہو کے عقل و فہم والا ہے
ثناء اس رب کی جو موجود ہر محفل میں رہتا ہے
سلام اس پر جو ہر دم مومنوں کے دل میں رہتا ہے
ثناء اس قادر مطلق کی جو ہر شے پہ ہے قادر
سلام اس پر دو عالم میں اجالا جس کا ہے نادر

☆......☆......☆

۱۱ نعت پاک

کسی مجلس میں جب نعتِ شہِ عالم سناتے ہیں
فضائیں رشک کرتی ہیں فرشتے جھوم جاتے ہیں

شبِ معراج میں ختم رُسل کا مرتبہ دیکھو
جہاں کوئی نہیں پہنچا وہاں تک آپ جاتے ہیں

کوئی اعجاز تو دیکھے مرے قرآنِ ناطق کا
لقب اُمّیؐ ہے لیکن علم کا دریا بہاتے ہیں

اُترتے ہیں فرشتے آسماں سے پاسبانی کو
چرانے بکریاں صحرا میں جب سرکار جاتے ہیں

پلٹ آتا ہے سورج ڈوب کر حُکمِ رَسالت سے
اشارے سے اسے جب سرورِ عالمؐ بلاتے ہیں

یہ ہے شانِ نبوت چاند ہو جاتا ہے دو ٹکڑے
شہِ کون و مکاں جب ہاتھ کی انگلی ہلاتے ہیں

اُبل پڑتا ہے چشمہ بن کے برتن میں جو تھا پانی
شہِ دیں انگلیاں جب ہاتھ کی اُس میں لگاتے ہیں

لگاتے ہیں ہم سرمہ سمجھ کر آنکھ میں اپنی
مدینے پاک کی جس وقت بھی ہم خاک پاتے ہیں

مرا دشمن بھی منہ کو پھیر کر آنسو بہاتا ہے
مرے ہمدم مری جب داستاں اس کو سناتے ہیں

لرز جاتا ہے گل چیں ، باغباں بھی سہم جاتا ہے
چمن اجڑا ہوا اپنا اسے جب ہم دکھاتے ہیں

مدینے کی جدائی اب بہت ہی شاق ہے ثاقبؔ
نہ جانے کب تلک مولیٰ مجھے طیبہ بلاتے ہیں

☆......☆......☆

۱۲ مدحِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(بغیر نقطہ والی نعت)

ہر دم درود سرورؐ عالم کہا کروں
ہر لمحہ محو روئے مکرمؐ رہا کروں

اسم رسولؐ ہو گا، مداوائے دردِ دل
صلِ علی سے دل کے دکھوں کی دوا کروں

ہر سطر اس کی اسوہ ہادیؐ کی ہو گواہ
اس طرح حال احمدؐ مرسل کہا کروں

معمور اس کو کر کے معرا سطور سے
ہر کلمہ اس کا دل کے لہو سے لکھا کروں

گو مرحلہ گراں ہے، مگر ہو رہے گا طے
اسم رسولؐ سے ہی در دل کو وا کروں

ہر دم رواں ہو دل سے درودوں کا سلسلہ
طے اس طرح سے راہ کا ہر مرحلا کروں

دے دوں اگر رسول مکرم کا واسطہ!
دل کی ہر اک مراد ملے، گر دعا کروں

اس کے علاوہ سارے سہاروں سے ٹوٹ کر
اللہ کے کرم کے سہارے رہا کروں

ہو کر رہے گا سہل، ہر اک مرحلہ کڑا
اللہ کے کرم کا اگر آسرا کروں

اردو کو اک رسالۂ الہام دوں ولی
لوگوں کو دور ہادی عالم عطا کروں

۱۳ نعت پاک

میانہ قد سفید و سرخ جسمِ سرورِ عالم
کشادہ سینۂ اقدس گداز و نرم و مستحکم

سرِ اقدس بڑا سب سے نمایاں گول اور اونچا
ہزاروں میں ہزاروں سے بلند و برتر و بالا

سیہ زلفوں میں پوشیدہ شبِ دیجور کا عالم
نہایت نرم و چمکیلے برائے نام پیچ و خم

بلند و بالا وہ لوحِ جبیں شفاف نورانی
مہ و خورشید کو ہے جس کے آگے سخت حیرانی

جھکی پلکیں بڑی آنکھیں مطہر اور شرمیلی
سفیدی میں ملی سرخی ملائم نرم و چمکیلی

تھے دندانِ مبارک آپ کے خورشید کے ذرے
شبِ تاریک میں تاروں سے زیادہ جو چمکتے تھے

نہایت نرم و نازک ناک جو چہرے کی زینت ہے
نہاں ہر سانس کے اندر بہارِ کیف جنت ہے
روِش تھی ناف تک سینے سے بالوں کی وہ پتلی سی
کہ جیسے چاند کی آغوش میں ہو شاخ سنبل کی

☆......☆......☆

طلع البدرُ علینا☆ من ثنیّات الوداع
وجب الشکر علینا☆ مادعَا للہِ داع
ایھا المبعوثُ فینا☆ جئت بالامر المطاع
نحن جوارمن بنی النجار☆ یا حَبَّذا محمد من جار

۱۴ نعت پاک

کھجوروں کے چھپر کے حجرے کا باسی
چٹائی پہ راتیں بسر کرنے والا

وہ اک رحمت دو جہاں اور پھر بھی
سدا نان جو پہ گزر کرنے والا

ضلالت زدہ نوع انساں کے غم میں
مصلے کو اشکوں سے تر کرنے والا

خدا کے گنہگار بندوں کی خاطر
دعاؤں میں رو رو سحر کرنے والا

مواخات کی بزم آراستہ ہے
وہ دیکھو مہاجر وہ انصار دیکھو

ہر اک نے ہر اک چیز تقسیم کر لی
محبت وہ دیکھو وہ ایثار دیکھو

رہا کار زارِ حنین و احد میں
کھڑا استقامت کی دیوار بن کر

پڑا حق پہ جب بھی کٹھن وقت کوئی
وہ نکلا عساکر کا سالار بن کر

زمانہ کی محفل کو جس نے سنوارا
اسے حق نے محبوب کہہ کر پکارا

ہزاروں سلام اس مقدس نبی پر
تھا ٹوٹے دلوں کا مہرباں سہارا

کھجوروں کے چھپر کے حجرے کا باسی
چٹائی پہ راتیں بسر کرنے والا

۱۵ نعت پاک

جہاں روضہ پاک خیرالوریٰ ہے
وہ جنت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے؟
کہاں میں اور کہاں یہ مدینہ کی گلیاں
یہ قسمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
محمد کی عظمت کو کیا پوچھتے ہو
کہ وہ صاحب قابَ قوسین ٹھہرے
بشر کی سر عرش مہماں نوازی
یہ عظمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے؟
جو عاصی کو کملی میں اپنی چھپالے
جو دشمن کو بھی زخم کھا کر دعا دے
اسے اور کیا نام دے گا زمانہ
وہ رحمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
قیامت کا اک دن معین ہے لیکن
ہمارے لئے ہر نفس ہے قیامت
مدینہ سے ہم جاں نثاروں کی دوری
قیامت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے؟
تم اقبال یہ نعت کہہ تو رہے ہو
مگر یہ بھی سوچا کہ کیا کر رہے ہو
کہاں تم کہاں مدح ممدوح یزداں
یہ حیرت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے؟
جہاں روضہ پاک خیرالوریٰ ہے
وہ جنت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے؟
کہاں میں اور کہاں یہ مدینہ کی گلیاں
یہ قسمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے؟

۱۶ نعت پاک

زباں معطر ہے دل منور طبیعتوں میں نکھار آیا
یہ مضطرب روح جھوم اٹھی سکون آیا قرار آیا

عرب کی پیاسی، زمیں پہ ہر سو صدائیں آتی تھیں العطش کی
وہ لیکے دامن میں ابر رحمت حبیب پروردگار آیا

ترے مراتب کا کیا ٹھکانہ تو فرش سے عرش تک گیا ہے
حدود وکون ومکاں سے آگے تو ہی تو اک شب گزار آیا

نبی کا جو شخص ہو گیا ہے تو حق تعالیٰ بھی ہے اسی کا
نہ کچھ بگاڑے کوئی بھی اس کا کہ جس پہ آقا کو پیار آیا

تو گر پڑے حشر میں نہ گھبرا درود پڑھتا ہوا چلا جا
جو ہر مصیبت میں بن کے عشرتؔ میرا نبی غمگسار آیا

زباں معطر ہے دل منور طبیعتوں میں نکھار آیا
یہ مضطرب روح جھوم اٹھی سکون آیا قرار آیا

۱۷ نعت پاک

مرے مصطفیٰ کا ہمسر نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا = کوئی اور ان سے بہتر نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

وہ مقام حمد ورحمت جو ہوا نصیب ان کو = کسی اور کو میسر نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

وہ ہیں خاتم رسولاں ہے یہ حق کہ بعد ان کے = کوئی دوسرا پیمبر نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

وہ امانت و دیانت وہ صداقت وعدالت = کوئی حق کا ایسا مظہر نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

ہے مرا یقین کامل کہ حضور کے علاوہ = کوئی عظمتوں کا پیکر نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

گو ہزار لالہ وگل سر دہر کھل چکے ہیں = مگر ان کا سا گل تر نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

ہو پسینہ جس کا خوشبو میں گلاب سے بھی بڑھ کر = کوئی ایسا جسم اطہر نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

صف انبیاء میں ان کی یہ دلیل برتری ہے = کہ عطا کسی کو کوثر نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

در مصطفیٰ سے ہم کو جو ہوا طفیلؔ حاصل = کہیں اور سے میسر نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

میرے مصطفیٰ کا ہمسر نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

کوئی اور ان سے بہتر نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

☆......☆......☆

۱۸ نعت پاک

کیوں چاند میں کھوئے ہو، الجھے ہو ستاروں میں
آقا کو مرے ڈھونڈو قرآن کے پاروں میں
ان کے ہی پسینہ کی خوشبو ہے بہاروں میں
ان کی ہی تجلی ہے ان چاندستاروں میں
رضواں تری جنت کو فرصت جو ملے دیکھوں
کھوئی ہیں ابھی نظریں طیبہ کے نظاروں میں
آتجھ کو بتادوں کہ جنت کسے کہتے ہیں
آ بیٹھ ذرا مل کر ہم درد کے ماروں میں
طیبہ کے فقیروں کی ٹھوکر میں زمانہ ہے
تاریخ بتاتی ہے یہ راز اشاروں میں
اے کاش کبوتر ہی ہم بن کے رہے ہوتے
اس گنبدِ خضریٰ کے پر کیف مناروں میں
جبرئیل امیں بولے، سدرہ کے مکیں بولے
تم سا نہ حسیں دیکھا لاکھوں میں ہزاروں میں

۱۹ نعت پاک

وہ حبیب رب انام ہے وہ جہاں کی فصل بہار ہے
جسے لوگ کہتے ہیں مصطفیٰ ، وہی سب کے دل کا قرار ہے
وہی زیب کون و مکاں بھی ہے وہی کائنات کی جاں بھی ہے
ہے اسی کے نام کا معجزہ، کہ کلی کلی پہ نکھار ہے
وہی شاہ اہل حرم بھی ہے وہی تاجدار حرم بھی ہے
وہ کہ عفو جس کا طریق ہے وہ کہ رحم جس کا شعار ہے
ترا ذکر ارض و فلک میں ہے تری بات انس و ملک میں ہے
جو ترے خیال میں غرق ہے ، اسے بے پیئے بھی خمار ہے
جہاں نور حق کی ہیں بارشیں، جہاں برکتیں جہاں رحمتیں
وہ مدینہ کیسا مقام ہے وہ دیار کیسا دیار ہے
کوئی گالی دیتا جو سنگ دل ،تو نہ ہوتے اس سے وہ تنگ دل
نہیں مثل ان کا جہان میں جنہیں دشمنوں سے بھی پیار ہے
کبھی ہو جو روضہ پہ حاضری ، تو زبیرؔ اتنا کہوں گا میں
مرا دل تمہاری متاع ہے، مری جان تم پہ نثار ہے

۲۰ نعت پاک

عرش کی بلندی سے دم بدم ندا آئے
ہاشمی گھرانے میں فخرِ انبیاء آئے
یہ تو غیر ممکن ہے مل سکے مثال ان کی
لیکے جو کلامِ حق میرے مصطفیٰ آئے
زندگی سنوارو تم سامنے اسے رکھ کر
آپ جو شریعت کا لیکے آئینہ آئے
ہم سبھی پہ لازم ہے بھیجنا درود ان پر
جب کسی زباں پر بھی نام مصطفیٰ آئے

☆......☆......☆

لَنَا شَمْسٌ وَلِلْآفَاقِ شَمْسٌ ☆ وَشَمْسِی خَیْرٌ مِنْ شَمْسِ السَّمَاءِ
فَشَمْسُ النَّاسِ تَطْلُعُ بَعْدَ فَجْرٍ ☆ وَشَمْسِی تَطْلُعُ بَعْدَ الْعِشَاءِ
(حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا)

۲۱ نعت پاک

وہ جس کیلئے محفل کونین سجی ہے
فردوس بریں جس کے وسیلے سے بنی ہے
وہ ہاشمی مکی ، مدنی العربی ہے
وہ میرا نبی ،میرا نبی، میرا نبی ہے

احمد ہے محمد ہے وہی ختم رُسل ہے
مخدوم و مربی ہے وہی والیٔ کل ہے
اس پر ہی نظر سارے زمانہ کی لگی ہے
وہ میرا نبی ،میرا نبی، میرا نبی ہے

والشمس ضُحیٰ چہرۂ انور کی جھلک ہے
واللیل سجا گیسوئے حضرت کی لچک ہے
عالم کو ضیاء جس کے وسیلے سے ملی ہے
وہ میرا نبی ،میرا نبی، میرا نبی ہے

اللہ کا فرماں الم نشرح لک صدرک
منسوب ہے جس سے ورفعنا لک ذکرک

جس ذات کا قرآن میں بھی ذکر جلی ہے
وہ میرا نبی ،میرا نبی، میرا نبی ہے
مزمل و یاسین و مدثر و طٰہٰ
کیا کیا نئے القاب سے مولیٰ نے پکارا
کیا شان ہے اس کی جوکہ امی لقبی ہے
وہ میرا نبی ،میرا نبی، میرا نبی ہے
وہ ذات کے جو مظہر لولاک لما ہے
جو صاحب حق شب معراج ہوا ہے
اسراء میں امامت جسے نبیوں کی ملی ہے
وہ میرا نبی ،میرا نبی، میرا نبی ہے
کس درجہ زمانہ میں تھی مظلوم یہ عورت
پھر کس کی بدولت ملی اسے عزت و رفعت
وہ محسن و غمخوار ہمارا ہی نبی ہے
وہ میرا نبی، میرا نبی، میرا نبی ہے

☆......☆......☆

۲۲ نعت پاک

کفر ہوا انجان نبی کی نگری میں
اترا جب قرآن نبی کی نگری میں

بس ہے یہی ارمان نبی کی نگری میں
نکلے میری جان نبی کی نگری میں

لعل وگہر ہیں کنکر وپتھر طیبہ کے
شمس وقمر دربان نبی کی نگری میں

اجلی اجلی صبح وہاں کی ہوتی ہے
اور شام ہے ذی شان نبی کی نگری میں

ان شاء اللہ میں پھر لے کر جاؤں گا
نعتوں کا دیوان نبی کی نگری میں

صبح کا موسم تو نے دکھایا اے اللہ
گزرے اب رمضان نبی کی نگری میں

اللہ اللہ ہجرت کی شب کیا کہنا
جنت تھی قربان نبی کی نگری میں
جسم نعیمؔ اپنا تو ہندوستان میں ہے
اور دل ہے مہمان نبی کی نگری میں

۲۳ نعت پاک

میں اگر مدینہ کی خاک کا ذرہ ہوتا
مصطفی کے تلوؤں سے ہر وقت جڑا ہوتا
کبھی تو بزاروں میں کبھی کبھی غاروں میں
کبھی عرش اعظم پرساتھ ہی گیا ہوتا
میدان طائف میں پتھروں کی بارش تھی
میں بھی اس لہو کے اندر شوق سے ڈباہوتا
لگ رہے تھے پاؤں آپ کے بوبکر کے سینے پر
بار بار سینے کو میں بھی چومتا ہوتا

۲۴ نعت شریف

مدینہ کا سفر ہے اور میں نم دیدہ نم دیدہ
جبیں افسردہ افسردہ قدم لغزیدہ لغزیدہ

چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانب طیبہ
نظر شرمندہ شرمندہ بدن لرزیدہ لرزیدہ

کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سہارا دے دیا ورنہ
کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ

بصارت کھو گئی لیکن بصیرت تو سلامت ہے
مدینہ ہم نے دیکھا ہے مگر نادیدہ نادیدہ

مدینہ جا کے ہم سمجھے تقدس کس کو کہتے ہیں
ہوا پاکیزہ پاکیزہ فضاء سنجیدہ سنجیدہ

غلامان محمد دور سے پہچانے جاتے ہیں
سرِ شوریدہ شوریدہ دل گرویدہ گرویدہ

وہی اقبالؔ جس کو ناز تھا کل خوش مزاجی پر
فراق طیبہ میں رہتا ہے اب رنجیدہ رنجیدہ

۲۵ نعت پاک

ہرا گنبد جو دیکھو گے زمانہ بھول جاؤ گے
اگر طیبہ کو جاؤ گے تو آنا بھول جاؤ گے

اگر تم غور سے میرے نبی کی نعت سن لو گے
مرا دعویٰ ہے تم گانا بجانا بھول جاؤ گے

حدیث مصطفی پر تم جو ہوجاؤ عمل پیرا
قسم اللہ کی ماں کو ستانا بھول جاؤگے

مدینہ کا کبوتر ہوں پکڑ سکتے نہیں مجھ کو
اگر گولی چلاؤ گے نشانہ بھول جاؤ گے

اگر تم جان لو اک حافظ قرآن کی عظمت
تو اپنے بچوں کو انگلش پڑھانا بھول جاؤگے

ہرا گنبد جو دیکھو گے زمانہ بھول جاؤگے
اگر طیبہ کو جاؤ گے تو آنا بھول جاؤ گے

۲۶ نعت پاک

دل میں عشق نبی کی ہو،ایسی لگن، روح تڑپتی رہے دل مچلتا رہے
زندگی کا مزہ ہے کہ ہر سانس سے محمد محمد نکلتا رہے

محمد محمد میں کہتا رہا، نور کے موتیوں کی لڑی بن گئی
آیتوں سے ملاتا رہا آیتیں پھر جو دیکھا تو نعت نبی بن گئی

جو بھی آنسو بہے میرے محبوب کے سب کے سب ابر رحمت کے چھینٹے بنے
چھا گئی رات جب زلف لہرا گئی ، جب تبسم کیا چاندنی بن گئی

یہ تو مانا کہ جنت ہے باغِ حسیں ،خوبصورت ہے سب خلد کی سرزمیں
حسن جنت کو پھر جب سمیٹا گیا ،سرور انبیاء کی گلی بن گئی

جب چھڑا تذکرہ ان کے رخسار کا، والضحیٰ پڑھ لیا، والقمر کہہ دیا
سورتوں کی تلاوت بھی ہوتی رہی، نعت بھی ہوگئی بات بھی بن گئی

سب سے صائمؔ زمانے میں معذور تھا،سب سے بے کس تھا بے بس تھا مجبور تھا
ان کو رحم آگیا میرے حالات پر ،میری عظمت مری بے بسی بن گئی

۲۷ نعت پاک

حسبی ربی جلّ اللہ مافی قلبی غیراللہ
نور محمد صلی اللہ لااِلہ اِلَّا اللہ

سمت نبی بو جہل گیا آقا سے اس نے یہ کہا
گر ہو نبی بتلاؤ ذرا میری مٹھی میں ہے کیا

آقا کا فرمان ہوا اور فضل رحمٰن ہوا
مٹھی سے پتھر بولا لاالہ اِلَّا اللہ

اپنی بہن سے بولے عمر یہ تو بتا کیا کرتی تھی
میرے آنے سے پہلے چپکے چپکے کیا پڑھتی تھی

بہن نے جب قرآن پڑھا سن کے کلام پاک خدا
دل یہ عمر کا بول پڑا لاالہ اِلَّا اللہ

دنیا کے انسان سبھی شرک و بدعت کرتے تھے
رب کے تھے بندے پھر بھی بُت کی عبادت کرتے تھے

بت خانے میں تھرّائے میرے نبی ہیں جب آئے
کہنے لگی ہے مخلوق خدا لاالٰہ اِلَّا اللہ
گلشن کلمہ پڑھتے ہیں چڑیا کلمہ پڑھتی ہے
دنیا کی مخلوق سبھی ذکر خدا کا کرتی ہے
کہتے سبھی ہیں جن و بشر، کہتا شجر ہے کہتا حجر
کہتا ہے پتہ پتہ لاالٰہ اِلَّا اللہ
حسبی ربی جلّ اللہ مافی قلبی غیراللہ
نور محمد صلی اللہ لااِلٰہ اِلَّا اللہ

☆......☆......☆

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بجماله
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خصاله
صلوا علیه وآله
(شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ)

۲۸ نعت پاک

میں تو امتی ہوں اے شاہ امم
کردے میرے آقا اب نظر کرم
میں تو بے سہارا ہوں دامن بھی ہے خالی
نبیوں کے نبی تیری شان ہے نرالی
غم کے اندھیروں نے یوں گھیرا ہوا ہے
آقا دشوار اب جینا میرا ہوا ہے
بگڑی بنا دو میری طیبہ کے والی
نبیوں کے نبی تیری شان ہے نرالی
جس کو بلایا گیا وہی عرش بریں ہے
آپ کے سوا ایسا کوئی نہیں ہے
جس کی نہ بات کوئی رب نے بھی ٹالی
نبیوں کے نبی تیری شان ہے نرالی

۲۹ نعت پاک

خلق کے سرور شافع محشر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
احمد مرسل خاص پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
نور مجسم نیر اعظم سرور عالم مونس اعظم
سب پہ عیاں ہیں آپ کے جو ہر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
رہبر موسیٰ ہادیٔ عیسیٰ تارک دنیا مالک عقبیٰ
ہاتھ کا تکیہ خاک کا بستر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
نان جو کے سوکھے ٹکڑے پھٹے پرانے ان کے کپڑے
بانٹ رہے تھے سب کو گوہر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
ان کی بیٹی کے سر پر تھا ایک دوپٹہ وہ بھی شکستہ
خاتون جنت صبر کی پیکر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
حال جدائی آہ نہ پوچھو آنکھوں میں آنسو یاد تمہاری
آہیں لبوں پر رہتی ہیں شب بھر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

۳۰ نعت

از: حضرت مولانا شاہین اقبال اثر جونپوری

پہلے عمل میں ان کی اثرؔ پیروی کرو — پھر اس کے بعد دعویٰ عشق نبیؐ کرو
چھٹ جائے کیوں نہ دہر سے بدعت کی تیرگی — آقاؐ کی سنتوں کی اگر روشنی کرو
سرکارؐ کی دعاؤں کے طالب ہو تم اگر — سرکارؐ کی اداؤں سے مت بے رخی کرو
اللہ کے غضب کو پکارو نہ دوستو — دشمن سے اس کے تم نہ کبھی دوستی کرو
اچھا نہیں ہے شعائرِ اسلام سے مذاق — دنیا سے کھیلو دین سے مت دل لگی کرو
وقت آ گیا ہے عشق پہ پھر امتحان کا — اب خوں سے آبیاری باغِ نبیؐ کرو

کل پر نہ ٹالو نیک ارادوں کو تم کبھی
کرنا ہے جو بھی کام اثرؔ آج ہی کرو

☆......☆......☆

۳۱ مدح خیر البشر ﷺ (عبد السلام ندیم ریاضی مرحوم)

آپ کی شان ہے وہ شان، رسول عربی
"آپ ہیں شاہد سبحان ، رسول عربیؐ"

رب کے فرماں سے کیا آپ نے ان کو منسوخ
دہر میں جتنے تھے ادیان ، رسول عربی

غیر بھی آپ کی توصیف پہ سر دھنتے ہیں
آپ سا دیکھا نہ ذیشان، رسول عربی

آپ کے اسوۂ حسنہ میں ہے عکس قرآں
آپ ہیں مظہر قرآن ، رسول عربی

معجزوں میں ہے یہی معجزہ سب سے بڑھ کر
اترا جو آپ پہ قرآن ، رسول عربی

ہوگئی دونوں جہاں کی اسے دولت حاصل
لایا جو آپ پہ ایمان، رسول عربی

کتنا دلکش تھا نظارہ شب اسریٰ کا ندیمؔ
تھا خدا میزباں مہمان رسول عربی

۳۲ نعت پاک

کعبے پہ پڑی جب پہلی نظر، کیا چیز ہے دنیا بھول گیا
یوں ہوش وخرد مفلوج ہوئے، دل ذوقِ تماشا بھول گیا

پھر روح کو اذنِ رقص ملا، خوابیدہ جُنوں بیدار ہوا
کلموں کا تقاضا یاد رہا نظروں کا تقاضا بھول گیا

احساس کے پردے لہرائے، ایماں کی حرارت تیز ہوئی
سجدوں کی تڑپ اللہ اللہ، سر اپنا سودا بھول گیا

جس وقت دعا کو ہاتھ اٹھے، یاد آنا سکا جو سوچا تھا
اظہارِ عقیدت کی دُھن میں اظہارِ تمنا بھول گیا

پہنچا جو حرم کی چوکھٹ پر، اک ابر کرم نے گھیر لیا
باقی نہ رہا یہ ہوش مجھے، کیا مانگ لیا اور کیا بھول گیا

ہر وقت برستی ہے رحمت کعبے میں جمیل اللہ اللہ
خاطی ہوں میں کتنا بھول گیا عاصی ہوں میں کتنا بھول گیا

۳۳ فاصلوں کو تکلف ہے

فاصلوں کو تکلف ہے ہم سے اگر، ہم بھی بے بس نہیں بے سہارا نہیں
خود ان ہی کو پکاریں گے ہم دور سے، راستے میں اگر پاؤں تھک جائیں گے

جیسے ہی سبز گنبد نظر آئے گا، بندگی کا قرینہ بدل جائے گا
سر جھکانے کی فرصت ملے گی کسے، خود ہی آنکھوں سے سجدے ٹپک جائیں گے

ہم مدینے میں تنہا نکل جائیں گے اور گلیوں میں قصداً بھٹک جائیں گے
ہم وہاں جا کے واپس نہیں آئیں گے ڈھونڈتے ڈھونڈتے لوگ تھک جائیں گے

نام ان کا جہاں بھی لیا جائے گا، ذکر اُن کا جہاں بھی کیا جائے گا
نور ہی نور سینوں میں بھر جائے گا، ساری محفل میں جلوے لپک جائیں گے

اے مدینے کے زائر! خدا کے لئے داستانِ سفر مجھ کو یوں مت سنا
دل تڑپ جائے گا، بات بڑھ جائے گی، میرے محتاط آنسو چھلک جائیں گے

ان کی چشمِ کرم کو ہے اس کی خبر، کس مسافر کو ہے کتنا شوقِ سفر
ہم کو اقبالؔ جب بھی اجازت ملی، ہم بھی آقا کے دربار تک جائیں گے

۳۴ نعت پاک

نبی آتے رہے آخر میں نبیوں کے امام آئے
وہ دنیا میں خدا کا آخری لے کر پیام آئے

جھکانے آئے بندوں کی جبیں اللہ کے در پر
سکھانے آدمی کو آدمی کا احترام آئے

وہ آئے جب تو عظمت بڑھ گئی دنیا میں انساں کی
وہ آئے جب تو انساں کو فرشتوں کے سلام آئے

پرِ پرواز بخشے اس نے ایسے آدمیت کو
ملائک رہ گئے پیچھے کچھ ایسے بھی مقام آئے

وہ آئے جب تو دنیا اس طرح سے جگمگا اٹھی
کہ خورشید درخشاں جس طرح بالائے بام آئے

خدا شاہد یہ ان کے فیض صحبت کا نتیجہ تھا
شہنشاہ گر پڑے قدموں میں جب ان کے غلام آئے

وہ ہیں بے شک بشر لیکن تشہد میں، اذانوں میں
جہاں دیکھو خدا کے نام کے بعد ان کا نام آئے

بروز حشر امینؔ جب نفسا نفسی کا سماں ہو گا
وہاں وہ کام آئیں گے جہاں کوئی نہ کام آئے

☆......☆......☆

مطبوعات مکتبہ نصیر الاسلام، مالیگاؤں

(۱) آثار قلم (۲) افتخار قلم (۳) آئینہ معہد ملت ،مالیگاؤں
(۴) معہد ملت علمائے عرب کی نظر میں (۵) معہد ملت کے شیوخ حدیث
(۶) مولانا نعمانی، حیات وخدمات (۷) مالیگاؤں میں دینی تعلیم ایک جائزہ
(۸) قرآنی آیات کا پس منظر اور صحیح مفہوم (۹) رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ
(۱۰) حیات طیبہ اور شان رسالت میں گستاخی کا جواب (۱۱) حمد خدا و نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۳۵ لگتا نہیں ہے دل مرا

لگتا نہیں ہے دل مرا اجڑے دیار میں
کس کی بنی ہے عالم ناپائیدار میں

عمر دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

ان حسرتوں سے کہہ دو کہیں اور جا بسیں
اتنی جگہ کہاں ہے دل داغدار میں

اک شاخ گل پہ بیٹھ کے بلبل ہے شادماں
کانٹے بچھے ہوئے ہیں گل لالہ زار میں

بلبل کو باغباں سے نہ صیاد سے گلہ
قسمت میں قید تھی لکھی فصل بہار میں

دن زندگی کے ختم ہوئے شام ہو گئی
پھیلا کے پاؤں سوئیں گے کنج مزار میں

کتنا ہے بد نصیب ظفرؔ دفن کے لیے
دو گز زمین بھی مل نہ سکی کوئے یار میں

۳۶ ترانۂ دارالعلوم دیوبند

نتیجۂ فکر: حضرت مولانا ریاست علی ظفر بجنوری رحمۃ اللہ علیہ (استاذ دارالعلوم دیوبند)

یہ علم و ہنر کا گہوارہ، تاریخ کا وہ شہ پارہ ہے
ہر پھول یہاں اک شعلہ ہے، ہر سرو یہاں مینارہ ہے

خود ساقیِ کوثر نے رکھی میخانے کی بنیاد یہاں
تاریخ مرتب کرتی ہے، دیوانوں کی روداد یہاں

جو وادیِ فاراں سے اٹھی، گونجی ہے وہی تکبیر یہاں
ہستی کے صنم خانوں کے لیے ہوتا ہے حرم تعمیر یہاں

برسا ہے یہاں وہ ابرِ کرم، اٹھا تھا جو سوئے یثرب سے
اس وادی کا سارا دامن سیراب ہے جوئے یثرب سے

کہسار یہاں دب جاتے ہیں، طوفان یہاں رک جاتے ہیں
اس کاخِ فقیری کے آگے شاہوں کے محل جھک جاتے ہیں

ہر بوند ہے جس کی امرت جل، یہ بادل ایسا بادل ہے
سو ساگر جس سے بھر جائیں یہ چھاگل ایسا چھاگل ہے

مہتاب یہاں کے ذرّوں کو ہر رات منانے آتا ہے
خورشید یہاں کے غنچوں کو ہر صبح جگانے آتا ہے
یہ صحن چمن ہے برکھا رُت ، ہر موسم ہے برسات یہاں
گل بانگِ سحر بن جاتی ہے، ساون کی اندھیری رات یہاں
اسلام کے اس مرکز سے ہوئی تقدیس عیاں آزادی کی
اس بام حرم سے گونجی ہے، سو بار اذاں آزادی کی
اس وادئ گل کا ہر غنچہ ، خورشید جہاں کہلایا ہے
جو رند یہاں سے اٹھا ہے، وہ پیر مغاں کہلایا ہے
جو شمع یقین روشن ہے یہاں وہ شمع حرم کا پرتو ہے
اس بزم ولی اللہیؒ میں تنویر نبوت کی ضوء ہے
یہ مجلس مےوہ مجلس ہے، خود فطرت جس کی قاسمؒ ہے
اس بزم کا ساقی کیا کہیے ، جو صبح ازل سے قائم ہے
جس وقت کسی یعقوبؒ کی لے اس گلشن میں بڑھ جاتی ہے
ذرّوں کی ضیاء خورشید، جہاں کو ایسے میں شرماتی ہے

عابدؒ کے یقین سے روشن ہے سادات کا سچا صاف عمل
آنکھوں نے کہاں دیکھا ہوگا اخلاص کا ایسا تاج محل
یہ ایک صنم خانہ ہے جہاں محمودؒ بہت تیار ہوئے
اس خاک کے ذرے ذرے سے کس درجہ شرر بیدار ہوئے
ہے عزم حسینؒ احمد سے بپا ہنگامۂ گیر و دار یہاں
شاخوں کی لچک بن جاتی ہے باطل کے لیے تلوار یہاں
رومیؒ کی غزل رازیؒ کی نظر، غزالیؒ کی تلقین یہاں
روشن ہے جمال انورؒ سے پیمانۂ فخرالدینؒ یہاں
ہر رند ہے ابراہیمؒ یہاں، ہر میکش ہے اعزازؒ یہاں
رندانِ ہدیٰ پر کھلتے ہیں تقدیس طلب کے راز یہاں
ہیں کتنے عزیزؒ اس محفل کے انفاس حیات افروز ہمیں
اس سازِ معانی کے نغمے دیتے ہیں یقین کا سوز ہمیں
طیبہ کی مئے مرغوبؒ یہاں دیتے ہیں سفال ہندی میں
روشن ہے چراغ نعمانیؒ اس بزم کمال ہندی میں

خالق نے یہاں اک تازہ حرم اس درجہ حسیں بنوایا ہے
دل صاف گواہی دیتا ہے یہ خلد بریں کا سایہ ہے
اس بزمِ جنوں کے دیوانے ہر راہ سے پہنچے یزداں تک
ہیں عام ہمارے ، افسانے دیوارِ چمن سے زنداں تک
سو بار سنوارا ہے ہم نے ، اس ملک کے گیسوئے برہم کو
یہ اہلِ جنوں بتلائیں گے، کیا ہم نے دیا ہے عالم کو
جو صبحِ ازل میں گونجی تھی، فطرت کی وہی آواز ہیں ہم
پروردۂ خوشبو غنچے ہیں، گلشن کے لیے اعجاز ہیں ہم
اس برق تجلی نے سمجھا ، پروانۂ شمعِ نور ہمیں
یہ وادیٔ ایمن دیتی ہے تعلیم کلیمِ طور ہمیں
دریائے طلب ہو جاتا ہے ہر میکش کا پایاب یہاں
ہم تشنہ لبوں نے سیکھے ہیں مے نوشی کے آداب یہاں
بلبل کی دعا جب گلشن میں فطرت کی زباں ہو جاتی ہے
انوارِ حرم کی تابانی ، ہر سمت عیاں ہوجاتی ہے

ہر موج یہاں اک دریا ہے، اک ملت ہے ہر فرد یہاں
گونجا ہے ابد تک گونجے گا آوازۂ اہل درد یہاں
امدادؒ و رشیدؒ و اشرفؒ کا یہ قلزم عرفاں پھیلے گا
یہ شجرۂ طیبؒ پھیلا ہے تا وسعتِ امکاں پھیلے گا
خورشید یہ دین احمدؐ کا، عالم کے افق پر چمکے گا
یہ نور ہمیشہ چمکا ہے، یہ نور برابر چمکے گا
یوں سینۂ گیتی پر روشن، اسلاف کا یہ کردار رہے
آنکھوں میں رہیں انوار حرام، سینہ میں دل بیدار رہے

☆......☆......☆

میرے آقا کا تو مجھ پہ اتنا کرم تھا
کہ بھر دیا دامن پھیلانے سے پہلے
یہ اتنا کرم کیوں یہ کیا سلسلہ ہے
نشہ رنگ لایا پلانے سے پہلے

(حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ)

۳۷ ترانۂ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

از: مولانا محمد ثانی حسنی مرحوم (استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

ہم نازش ملک و ملت ہیں ہم سے ہے درخشاں صبح وطن
ہم تابش دیں ہم نور یقیں ہم حسن عمل ہم خلق حسن

ہم مست نگاہ ساقی ہیں ہم بادہ کش صہبائے حرم
ہم نغمۂ اہل قلب و زباں ہم ذہن رسائے اہل قلم

ہم عزم جواں ہر لمحہ دواں رکھتے ہیں ہمیشہ آگے قدم
ہم آب گہر ہم نور سحر ہم باد بہاری ابر کرم

جس بزم کے ہیں ہم تخت نشیں وہ بزم ہے بزم عرفانی
اس بزم کی ہے ہر صبح حسیں ہر شام ہے اس کی نورانی

یہ بزم ہے ان شاہینوں کی فطرت میں ہے جن کی سلطانی
یہ قلب ونظر کی دنیا ہے ہر نقش ہے اس کا لافانی

گنجینۂ فضل رحمانی وہ جس نے بلند اسلام کیا
دانش کدۂ شبلی جس نے پھر ذوق سخن کو عام کیا
وہ بزم سلیمانی جس نے تحقیق و نظر کا کام کیا
انفاس علی نے روشن پھر ندوے کا جہاں میں نام کیا
وہ شمع یہاں پر جلتی ہے جس شمع سے دنیا روشن ہے
وہ پھول یہاں پر کھلتا ہے جس پھول سے گلشن گلشن ہے
یہ اہل وفا کا مرکز ہے یہ اہل صفا کا مخزن ہے
شہباز یہاں پر پلتے ہیں یہ لعل و گہر کا معدن ہے
یہ اہل جنوں کی بستی ہے یہ اہل خرد کا گہوارہ
ہر چیز یہاں کی شہ پارہ ہر فرد یہاں کا سیّارہ
یاں نور کی بارش ہوتی ہے یاں علم کا بہتا ہے دھارا
ہر قطرہ یہاں کا موتی ہے ہر ذرہ یہاں کا مہ پارہ
جو ساز یہاں پر چھڑتا ہے کہتے ہیں حرم کا ساز ہے وہ
سینوں میں ہے جو بھی راز یہاں دراصل حجازی راز ہے وہ

جو گونجتی ہے آواز یہاں جادو سے بھری آواز ہے وہ
جو دل نہ کھنچے اس کی جانب بے سوز ہے وہ بے ساز ہے وہ

اس بزم کے ہم نے جام پیئے اس بزم کے ہم مے خوار بنے
اس بزم میں ہم بیدار ہوئے اس بزم میں ہم ہشیار بنے

اس بزم میں ہم غیور بنے بے باک بنے خود دار بنے
اسلام کے حق میں ڈھال بنے باطل کے لئے تلوار بنے

اس بزم کی برکت سے بخشا فطرت نے پر پرواز ہمیں
چلتے ہیں ہوا کے دوش پہ ہم کہتا ہے ہر اک شہباز ہمیں

خود بڑھ کے بناتی ہے فطرت ہمراز ہمیں دم ساز ہمیں
اللہ نے اپنے فضل و کرم سے بخشا یہ اعزاز ہمیں

ہم نازش ملک و ملت ہیں ہم سے ہے درخشاں صبح وطن
ہم تابش دیں ہم نور یقیں ہم حسن عمل ہم خلق حسن

☆......☆......☆

۳۸ ترانۂ معہد ملّت

از: حضرت مولانا اقبال احمد صاحب آصف ملی (استاذ حدیث وفقہ معہد ملّت)

معہد ملت علوم دیں کا اک شہ کار ہے — مخزن عرفان وسنت چشمۂ انوار ہے
درسگاہ علم و حکمت گلشن کردار ہے — نکہت گل سے فضائے علم بھی سرشار ہے
ہے امانت قوم کی یہ قوم کا معمار ہے
معہد ملت ضیاء علم کا مینار ہے

یہ جہاں میں ملک وملت قوم کا ہے پاسباں — علم وعرفاں کی ضیاء قائم ہے اس سے بے گماں
شرک وبدعت گمرہی کفرو جہالت سرنگوں — علم کے ہتھیار سے ہے لیس ہر پیرو جواں
فیض اس کا ہر طرف پھیلا ہوا ضوبار ہے
معہد ملت ضیاء علم کا مینار ہے

بے پنہ جوش جنوں موجوں کے جیسا اضطراب — کر دیا ہے علم کی دنیا میں برپا انقلاب
رنگ افکار وتخیل جیسے ہو قوس قزح — طرز تدریس وتعلم ہے انوکھالا جواب
صبح ہے اس کی درخشاں شام بھی گلزار ہے
معہد ملت ضیاء علم کا مینار ہے

محفل علم وادب میں آیا ہے اس سے نکھار
اس کی عظمت کا سبھوں نے کرلیا ہے اعتبار
علم و دانش حکمت دیں کا ہے ایسا آبشار
ہوگئی ہے سرزمین ہند جس سے لالہ زار
رفعت و عظمت کا چرچا برسر بازار ہے
معہد ملت ضیاء علم کا مینار ہے

برزبان دیدہ ور اہل نظر گفتار ہے
آج بھی اس میکدے کا ہر کوئی میخوار ہے
اس سے خوابیدہ سرائے علم بھی بیدار ہے
فیض جاری اس کا جیسے فیض آب جار ہے
ہو رہا ہے سرد ہر سو جہل کا بازار ہے
معہد ملت ضیاء علم کا مینار ہے

جہل کی تاریکیوں میں آفتاب بے مثال
اس کے خدمت گار سب ہیں علم وفن میں باکمال
درس تفسیر وحدیث وفقہ اس کا امتیاز
صبح اور شام وسحر سجتی ہے بزم قیل وقال
حسن کا ہے پاسباں اور عشق شعلہ بار ہے
معہد ملت ضیاء علم کا مینار ہے

بوئے گلہائے چمن پھیلی ہے ہر سو جا بجا
ہر کلی ہر پھول اس کا مشک وعنبر ہو سدا
اس کے پہلو میں عدالت کا ہے اک دار القضاء
کیوں نہ ہو مدحت سرائی اس کی آصفؔ بے نوا
عدل وعلم وحکمت و دانش کا یہ دربار ہے
معہد ملت ضیاء علم کا مینار ہے

۳۹ مدارس کی حقیقت

از: عمران پرتاب گڑھی

ملا ہمیشہ چاہت کا پیغام مدرسوں سے
مت جوڑو آتنک واد کا نام مدرسوں سے
کوئی الزام مدرسوں سے
یہاں قران پاک کی ہر لمحہ ہے تلاوت ہوتی
ذرے ذرے میں ہمدردی اور محبت ہوتی
کبھی نہیں ہو سکتا قتل عام مدرسوں سے
مت جوڑو آتنک واد کا نام مدرسوں سے
کوئی الزام مدرسوں سے
چاہے شیخ الہند ہوں یا فضل حق خیر آبادی
جنگ آزادی میں سب نے اپنی جان لڑا دی
ملا تمہیں آزادی کا انعام مدرسوں سے
مت جوڑو آتنک واد کا نام مدرسوں سے
کوئی الزام مدرسوں سے

جنگ آزادی میں فرنگی لاکھ قران جلائے
کسی بھی حافظ کے دل سے اک حرف مٹا نہ پائے
لیا ہے اللہ نے ایسا بھی کام مدرسوں سے
مت جوڑو آتنک واد کا نام مدرسوں سے
کوئی الزام مدرسوں سے
پڑی ضرورت دیش کو جب جب کیا کمال انھی نے
دیش کو ایک سے ایک بڑھ کر دیا ہے لعل انھی نے
نکلے ذاکر، فخرالدین، کلام ، مدرسوں سے
مت جوڑو آتنک واد کا نام مدرسوں سے
کوئی الزام مدرسوں سے
وضو کے لوٹے کچھ قراں اور ٹوٹی ہوئی چٹائی
جسے دیکھنا ہے وہ آ کر دیکھے یہ سچائی
پھیلا ہے اور پھیلے گا اسلام مدرسوں سے
مت جوڑو آتنک واد کا نام مدرسوں سے
کوئی الزام مدرسوں سے

مکتبۂ نصیرالاسلام، مالیگاؤں کی دو ۲ اہم مطبوعات

کتاب حاصل کرنے کیلئے رابطہ کریں

مفتی ظہیر احمد نصیر ملّی	(استاذ و مفتی معہد ملّت)	8623925611
حضرت مولانا زبیر احمد ندوی ملّی صاحب	(معہد ملّت کیمپس)	9922859323
مفتی محمد فیضان ملّی ندوی	(امام و خطیب نذیریہ مسجد رونق آباد)	8208467577
حافظ محمد حذیفہ ملّی	(متعلم معہد ملّت)	8149778879

HAMDAM PRESS # 9860448783